

توہین ناموس رسالت ﷺ

ڈنمارک کے اخبار جائی لینڈز پوسٹن (Jyllands Posten) میں 30 ستمبر 2005ء کو نبی اکرم ﷺ کی ناموس کے حوالے سے بارہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت ہوئی۔ ڈنمارک میں مسلمان ممالک کے سفیروں نے فوری طور پر اس مذموم حرکت پر احتجاج کیا اور گیارہ سفیروں نے 19 اکتوبر کو ڈینش وزیر اعظم فوگ رسموسین سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے آزادی صحافت کا بہانہ بنا کر ان کا احتجاج مسترد کر دیا۔ 27 اکتوبر کو ڈینش کریمنل کوڈ کی دفعہ 140 اور 266B کے تحت مجرم اخبار کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ 7 نومبر کو بنگلہ دیش کی حکومت نے ڈنمارک کی حکومت سے خاکوں کے بارے میں احتجاج کیا۔ 24 نومبر کو اقوام متحدہ کے ایک خصوصی مندوب نے ڈینش مستقل مندوب برائے اقوام متحدہ سے اس کیس کی تفتیشی فائل پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ نومبر ہی میں ڈنمارک کی اسلامک سوسائٹی کے ایک وفد نے مشرق وسطیٰ کے چند ممالک کا دورہ کیا اور وہاں کی حکومتوں کو توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سے آگاہ کیا۔ دسمبر میں عرب لیگ نے توہین آمیز خاکوں کی مذمت کی اور حکومت ڈنمارک کی بے حسی پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ 6 جنوری 2006ء کو ڈینش ریجنل پبلک پراسیکیوٹرنے اس کیس کی تفتیشی یہ کہہ کر ختم کر دی کہ اس کیس میں حکومت کی مداخلت کا جواز نہیں بنتا اور آزادی صحافت ہمارے لئے کسی بھی مذہب سے زیادہ اہم ہے۔ بعد ازاں سعودی عرب کی حکومت نے ڈینش وزیر اعظم سے معافی مانگنے اور گستاخی کے ذمہ داران کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ ڈینش وزیر اعظم نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ اظہار آزادی رائے مغربی جمہوریت کی ایک لازمی قدر ہے اور ہم اس پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتے۔ رد عمل کے طور پر سعودی عرب، لیبیا اور ایران نے ڈنمارک سے اپنے سفیروں کو واپس بلا لیا اور کئی ممالک میں توہین

نام کتاب _____ توہین ناموس رسالت

پیشکش pdf format - www.hamditabligh.net

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

- 1- قرآن اکیڈمی، حیابانِ راحت، درحصال، میر 6، ڈینش نون: 23-5340022
- 2- 11 - داؤد منزل، نزد فریسکو سونیٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496
- 3- حق اسکو ازم، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک C-13، گلشن اقبال فون: 4993464-65
- 4- دوسری منزل، حق جیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640
- 5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، سیکٹر A/35، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600
- 6- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد فون: 6674474
- 7- قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل فون: 4591442
- 8- قرآن اکیڈمی یسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361
- 9- فلیٹ نمبر A-104، اقراء کمپلیکس، بلاک 17، پرفیوم چوک، گلستان جوہر فون: 8268184
- 10- قرآن مرکز، R-20، پاپونیر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ جبری، KDA اسکیم 33 فون: 4645101
- 11- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11/2، اورنگی ٹاؤن فون: 0320-5063398
- 12- قرآن مرکز لاندھی، مکان نمبر 861، سیکٹر D-37، لاندھی نمبر 2، نزد رضوان سونیٹس
- 13- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ فون: 8143055

ناموس رسالت کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے۔ دوسری طرف کئی دیگر یورپی ممالک کے اخبارات نے بھی ڈینش اخبار سے بگڑتی کے اظہار کے لئے گستاخانہ خاکے شائع کر دیے۔ ان ممالک میں ناروے، جرمنی، اٹلی، فرانس، برطانیہ، ہالینڈ، پرتگال، اسپین اور سوئٹزرلینڈ شامل ہیں۔ اس کے بعد یورپی یونین نے بھی ڈینش وزیر اعظم سے اظہار بگڑتی کیا اور توہین ناموس رسالت کے خلاف ہونے والے مظاہروں کی مذمت کی۔ اس صورت حال پر مسلمانوں میں اشتعال اور بڑھ گیا اور اب پوری دنیا میں مسلمانوں کے احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔

توہین رسالت کے خلاف مسلمانوں کے شدید ردِ عمل کا سبب

ایک مسلمان نبی اکرم ﷺ کی توہین کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ اس مسئلہ پر جان کی بازی لگانا ایک بہت بڑی سعادت سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے محبت ایک مسلمان کے ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ﴿۶﴾ (الاحزاب : 6)

”نبی ﷺ مومنوں کے لئے اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں۔“

اللہ سے محبت کا بھی عملی اظہار یہ ہوگا کہ محبت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے مبارک اُسوہ کی پیروی کی جائے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ط

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۱﴾ (آل عمران: 31)

”(اے نبی!)“ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو محبت کے ساتھ میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

سورہ توبہ آیت 24 میں دو ٹوک انداز میں فرمایا گیا:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ نَاقَرْتُمْ مَوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا

أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿﴾

”کہہ دیجئے (اے نبی ﷺ) اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے محنت سے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں خسارے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں، اگر تمہیں زیادہ محبوب ہیں اللہ سے اور اُس کے رسول ﷺ سے اور اُس کی راہ میں جہاد سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ اپنا فیصلہ (یعنی تمہاری موت) اور اللہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔“

خود نبی اکرم ﷺ کا اپنے حوالے سے ارشاد ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ

وَمِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری، مسلم)

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے محبوب نہ ہو جاؤں

اُس کے والد سے، اُس کی اولاد سے اور یہاں تک کہ تمام انسانوں سے۔“

توہین رسالت تاریخ کے پس منظر میں

قرآن حکیم سے رہنمائی ملتی ہے کہ توہین رسالت کا جرم، سلسلہ نبوت و رسالت کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغِ مصطفویٰ سے شرارِ بولہبی

پہلے نبی حضرت آدمؑ کے بارے میں ابلیس لعین نے گستاخی کرتے ہوئے کہا تھا:

أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْت عَلَيَّ لَئِنِ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَخْتَنَّكَ

ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴿﴾

”دیکھ تو سہی کیا یہی ہے وہ شخص جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے، اگر (اے اللہ) تو مجھ کو

قیامت کے دن تک کی مہلت دے تو میں ضرور اس کی اولاد کو اکھاڑ پھینکوں گا سوائے اُن میں سے چند کے۔“ (بنی اسرائیل : 62)

انبیاء کے ساتھ گستاخی کے حوالے سے قرآن حکیم نے ہمیں آگاہ کیا کہ :

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۗ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان، جو دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کو دلفریب باتیں بھاتے رہتے ہیں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ تو چھوڑ دو اُن کو اور اُس کو جو کچھ یہ گھڑتے ہیں۔“ (انعام : 112)

اس وقت تو بین رسالت کا جرم کرنے والے اظہارِ آزادی رائے کی پُر فریب بات یعنی ”زُخْرُفُ الْقَوْلِ“ کو اپنے جرم کا جواز بنا پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ دوسروں کے جذبات کو مجروح نہ کرنا بھی ایک اہم اخلاقی قدر ہے جسے دنیا کے تمام مہذب معاشرے تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس قدر کو فراموش کر دیا گیا۔ دوسری طرف یورپ ہی میں اظہارِ آزادی رائے کا معاملہ یہ ہے کہ بہت سے صحافی محض اس وجہ سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں کہ اُنہوں نے ہولوکاسٹ کے دوران ہلاک ہونے والے یہودیوں کی ساٹھ لاکھ کی تعداد کو چیلنج کیا تھا۔ ان صحافیوں پر الزام لگایا گیا کہ اُنہوں نے یہودی قوم کی دل آزاری کی ہے لہذا وہ سزا کے مستحق ہیں۔ دوسری طرف تو بین آمیز خاکوں کی اشاعت سے کروڑوں مسلمانوں کو دکھ پہنچا ہے لیکن اُس کا کوئی احساس نہیں۔

اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ شیطاں نبی کے خلاف کچھ نہ کر سکتے لیکن اللہ نے خود ہی اُن کو ڈھیل دی ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں تمام انسانوں کو اللہ نے امتحان کے لئے بھیجا ہے۔ ایک طرف نبی سے محبت کا راستہ ہے جس میں نبی کی اطاعت کرتے ہوئے شریعت کی پابندی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔ دوسری طرف شریعت کی پابندیوں سے بچنے

کے لئے آسان راستہ ہے کہ شریعت کی راہ دکھانے والے نبی ہی کے دشمن بن جاؤ۔ یہ گستاخی وہی لوگ کرتے رہے جن کو آخرت میں محاسبہ پر یقین نہیں تھا۔ اسی لئے سورہ انعام کی آگلی آیت میں فرمایا :

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرَوْهُ
وَلِيَفْتَرُوا مَا هُمْ مُفْتَرُونَ ﴿١١٣﴾

”اور (ہم یہ اس لئے دیتے ہیں) تاکہ مائل ہوں اُن باتوں کی طرف دل اُن لوگوں کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر اور پسند کر لیں اُس کو اور یہ اس لئے بھی تاکہ کرتے رہیں وہ (برے کام) جو وہ کر رہے ہیں“ (انعام : 113)

نبی کے دشمنوں کی جسارتوں کا شر، اہل ایمان کے لئے یہ خیر پیدا کرتا ہے کہ اُن میں نبی کی محبت کا جوش اور بڑھ جاتا ہے، بقول اقبال :

شُدی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

ہر نبی کے ساتھ دشمنی کرنے والوں کا ذکر سورہ فرقان آیت 31 میں بھی آیا ہے :

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ
هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿١١٤﴾

”اور اسی طرح ہم نے مجرموں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیے اور اے نبی آپ کا رب ہدایت دینے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔“

نبی کے دشمن لوگوں کو گمراہ کرنے اور نبی کے مشن کو ناکام کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے لیکن اللہ کافی ہے ہدایت دینے اور نبی کا مددگار ہونے کے اعتبار سے۔ اللہ کا فیصلہ ہے کہ نبی کو ایذا دینے والے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہو کر رہیں گے :

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَاعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

”جو لوگ اللہ کو ناراض کرتے اور اُس کے رسولؐ کو ستاتے ہیں، اُن پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کے لئے اُس نے رُسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ (احزاب: 57)

☆ کئی دور میں توہین رسالت :

پورے کئی دور میں مشرکین نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتے رہے آپؐ پر طنز کے تیر برساتے رہے اور بار بار جسمانی اعتبار سے بھی مجروح کرنے کا جرم کرتے رہے۔ قرآن حکیم میں اس توہین کا ذکر کئی بار آیا :

وَإِذَا رَأَوْا كُفْرًا كَبُرُوا لِيَخْذُوا بِكَ إِلَّا هُزُواً ۗ أَلَيْسَ الَّذِي يَذْكُرُ

الِهَتِكُمْ ۖ هُمْ بِهِ ذِكْرُ الرَّحْمَنِ هُمْ كَفِرُونَ ﴿٣٦﴾

”اور (اے نبیؐ) جب بھی کافر آپؐ کو دیکھتے ہیں تو ہنسی کرتے ہیں کہ کیا یہی ہے وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر (انکار) کیا کرتا ہے؟ حالانکہ وہ خود رحمن کے ذکر سے انکاری ہیں۔“ (انبیاء: 36)

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقُرْبَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾

”اور انہوں نے کہا کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) میں سے کسی

بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟“ (زخرف: 31)

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾

”اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ اُس پر نصیحت نازل ہوئی ہے،

بلاشبہ تم تو یقیناً پاگل ہو۔“ (حجر: 6)

وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكُفْرُونَ هَذَا سِحْرٌ كَذَّابٌ ﴿٦﴾

”اور انہوں نے تعجب کیا کہ اُن کے پاس اُنہی میں سے ایک خبردار کرنے والا آیا اور کافر

کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر ہے اور بہت بڑا جھوٹا۔“ (ص: 4)

طائف میں آپ ﷺ کو اپنی حیات مبارکہ کی شدید ترین اذیت کا سامنا ہوا اور آپ ﷺ نے اللہ کی جناب میں یوں فریاد کی :

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُوا ضَعْفَ قُوَّتِي ، وَقَلَّةَ حِيلَتِي وَهُوَ انِي عَلَى النَّاسِ ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ، أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَأَنْتَ رَبِّي ، إِلِي مَنْ تَكَلَّمِي؟ إِلِي بَعِيدٍ يَجْهَمُنِي أَمْ إِلِي عَدُوٍّ مَلَكَتْ أَمْرِي؟

”بارہا! میں تجھ ہی سے اپنی کمزوری و بے بسی اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا بھی رب ہے۔ تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے جو میرے ساتھ سختی سے پیش آئے یا کسی دشمن کے جس کو تو نے میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے؟“

جس شخص کی معاشرہ میں شروع ہی سے کوئی عزت نہ ہو، اگر کوئی اُس کی زیادہ توہین کر دے تو وہ اُس کا اتنا اثر نہیں لے گا۔ بنی اکرم ﷺ کو ظہور نبوت سے قبل لوگ الصادق اور الامین کہتے تھے۔ آپ ﷺ سے اپنے تنازعات کا فیصلہ کرواتے تھے۔

جب آپ ﷺ نے انہیں دنیا و آخرت کی فلاح کی طرف دعوت دینی شروع کی تو وہ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے اور طرح طرح سے آپ ﷺ کی توہین کرنے لگے۔

اس پر آپ ﷺ کو شدید دکھ تھا۔ اللہ نے آپ ﷺ کو ان الفاظ میں تسلی دی :

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِينَ ۖ وَالَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۖ

فَسَوْفَ يَعْمَلُونَ ﴿٦﴾ ۖ وَلَقَدْ نَعَلْنَاكَ بِصِيقِ صَدْرِكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٦﴾

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿٦﴾ ۖ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ

الْيَقِينُ ﴿٦﴾

”(اے نبیؐ) ہم کافی ہیں آپؐ کی طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے خلاف۔ یہ

وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ اور معبود بنا لیے ہیں، پس یہ عنقریب جان لیں گے (آپ کی توہین اور اللہ کے ساتھ شرک کا انجام)۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے آپ کا سیدہ تنگ ہوتا ہے۔ سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح کیجئے اُس کی حمد کے ساتھ اور ہو جائیے سجدہ کرنے والوں میں سے۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیے یہاں تک کہ آپ کے پاس یقینی شے (یعنی موت) آجائے۔“ (حجر: 95-99)

مکی دور میں نبی اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ توہین کرنے والا بد بخت ابولہب تھا۔ دور نبوی کا یہ واحد کافر ہے جس کا قرآن میں نام آیا اور اللہ نے اس کے حق میں شدید وعید بیان فرمائی :

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿١﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾

سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ (اہب : 1-3)

”ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ ہلاک ہو۔ نہ تو اُس کا مال ہی اُس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اُس نے کمایا۔ وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔“

دونوں ہاتھ سے مراد اُس کے دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے نے اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ آپ ﷺ نے اُسے بد عادی کہ اے اللہ اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس پر مسلط کر دے۔ شام سے ایک تجارتی سفر سے واپسی پر ایک شیر نے اُسے چیر پھاڑ دیا۔ دوسرا بیٹا مسلمان ہو گیا۔ گویا ابولہب اپنے دونوں بیٹوں سے محروم ہو گیا۔ موت کے بعد اُس کی میت سے اس قدر تعفن پیدا ہوا کہ کوئی قریب نہ جاسکتا تھا۔ ایک رسی کے پھندے کے ذریعہ اُس کی لاش کو گھسیٹ کر جنگل میں پھینکا گیا۔ اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر قریش کے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، تم سب آزاد ہو۔ البتہ ایسے نوافراد کو معاف نہیں کیا گیا جو آپ ﷺ کی توہین کرتے تھے۔ اُن کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اگر وہ کعبہ کے پردے کے پیچھے بھی پائے

جائیں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

☆ مدنی دور میں توہین :

مدنی دور میں منافقین آپ ﷺ کی توہین میں پیش پیش تھے۔ قرآن حکیم میں اس کا ذکر کئی مقامات پر ہوا :

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ

يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ (النساء: 61)

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اُس کلام کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا اور رسول

کی طرف تو آپ دیکھتے ہیں کہ منافق آپ کے پاس آنے سے کتراتے ہیں۔“

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ

بِالْأَيْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ

يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُكُمْ

جَهَنَّمُ يَصَلُّونَهَا فَيَنْسُ الْمَصِيرُ ﴿٦٢﴾

”کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں خفیہ سرگوشی کرنے سے منع کیا گیا تھا مگر وہ وہی

کرتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور باہم سرگوشیاں کرتے ہیں گناہ اور معصیت

اور زیادتی کے کاموں اور رسول کی نافرمانی کے لئے اور جب (منافقین) آپ کے

پاس آتے ہیں تو آپ کے بارے میں ایسے کلمات کہتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے

نہیں کہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر اللہ ہمیں عذاب

کیوں نہیں دیتا۔ ان کے لئے جہنم کافی ہے، وہ اُس میں ڈالے جائیں گے اور وہ

لوٹنے کی بہت بری جگہ ہے۔“ (المجادلہ: 8)

وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ

”اور ان میں سے کچھ ہیں جو نبی ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نرے

کان ہیں۔“ (التوبہ : 61)

اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین غزوہ میں شرکت سے بچنے کے لئے جھوٹے عذر پیش کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ شرافت و مروّت کا پیکر تھے۔ آپ ﷺ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ لوگ جھوٹا عذر پیش کر رہے ہیں، انہیں شرمندہ نہیں کرتے اور ان کا عذر قبول فرما لیتے۔ وہ بد بخت باہر جا کر مذاق اڑاتے کہ ”هُوَ اَذُنٌ“ محمدؐ تو نرے کان ہیں، ہم جو بہانہ کریں، وہ ہمارے جھوٹ کو سمجھتے ہی نہیں بلکہ اُس پر یقین کر لیتے ہیں۔ گویا وہ آپ ﷺ کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔

اللہ نے سورہ توبہ ہی میں منافقین کی ان گستاخیوں کی سزایوں بیان فرمائی :

اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنَّ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً

فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (التوبہ : 80)

” (اے نبی) خواہ آپ اُن کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں، اگر آپ اُن کے لئے ستر

مرتبہ بھی بخشش مانگیں گے تب بھی اللہ ہرگز ان کو معاف نہ فرمائے گا۔“

مدینہ میں منافقین کے علاوہ یہود بھی آپ ﷺ کی توہین کا جرم کرتے رہتے تھے۔ انہیں حسد تھا کہ آخری نبی یہود میں سے کیوں نہیں آئے۔ اس ضد کی وجہ سے وہ آپ سے دشمنی رکھتے تھے۔ اللہ نے اُن کے خبیث باطن اور اُن کے خلاف وعیدوں کا ذکر اس طرح کیا :

بِسْمَا اِشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِغَيَا اَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِهٖ اٰيٰتٍ مِّنْ سَمٰوٰتٍ مُّوْتَدٰتٍ ۗ وَبِئْسَ مَا يَكْتُمِبْنَ

عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾ (بقرہ : 90)

”بری ہے وہ شے جس کے بدلہ انہوں نے سودا کیا اپنی جانوں کا کہ انہوں نے کفر کیا اُس کلام کا جو اللہ نے نازل کیا محض اس بات سے جل کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے (وحی) نازل فرماتا ہے۔ تو وہ غضب در غضب کے مستحق ہوئے اور کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔“

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوٰضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

وَاسْمَعُ غَيْرَ مُسْمِعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِالسِّنِّيْهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ۗ وَلَوْ اَنَّهٗمْ قَالُوْا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاَسْمَعُ وَاَنْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهٗمْ وَاَقْوَمًا ۗ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦١﴾ يَاۤيُّهَا الَّذِيْنَ اٰتُوْا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نُّطَمِسَ وَّجُوْهًا فَنَزُدَّهَا عَلٰى اٰذِنٰهَا اَوْ

نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَاَنَّ اَمْرَ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٦٢﴾

” اور یہ جو یہودی ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو اُن کے اصل محل و مقام

سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا اور سننے، نہ سننے والے ہوتے

ہوئے اور زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کی راہ سے (آپ سے گفتگو کے وقت) راعنا

کہتے ہیں اور اگر وہ (یوں) کہتے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور (صرف) اِسمع اور

(راعنا کی جگہ) اَنْظُرْنَا (کہتے) تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور بات بھی بہت درست ہوتی

لیکن اللہ نے اُن کے کفر کے سبب اُن پر لعنت کر رکھی ہے پس ایمان نہیں لائیں گے مگر اُن

میں سے چند۔ اے کتاب والو! ایمان لے آؤ ہماری نازل کی ہوئی کتاب پر جو تمہاری

کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے مونہوں کو بگاڑ کر اُن کو پیٹھ کی

طرف پھیر دیں یا اُن پر اس طرح لعنت کریں جس طرح سبت والوں پر کی تھی اور اللہ

نے جو حکم فرمایا سو (سمجھ لو کہ) پورا ہونے والا ہے۔“ (نساء : 46-47)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَّكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

وَيَقُوْلُوْنَ نُوْمِنُ بِبَعْضٍ وَنُكْفِرُ بِبَعْضٍ ۗ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

سَبِيْلًا ﴿٦٣﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِيْنَ عَذٰبًا مُّهِينًا ﴿٦٤﴾

”جو لوگ اللہ سے اور اُس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے پیغمبروں میں

فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور ایمان اور

کفر کے بیچ میں ایک راہ نکالنی چاہتے ہیں۔ وہ بلاشبہ پکے کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ (نساء: 150-151)

کعب بن اشرف یہودیوں کا ایک سردار تھا جسے اسلام اور اہل اسلام سے نہایت سخت عداوت اور جلن تھی۔ یہ نبی ﷺ کو اذیتیں پہنچایا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے خلاف جنگ کی کھلم کھلا دعوت دیتا پھرتا تھا۔ جب جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہو گئی تو اللہ کا یہ دشمن، رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں انتہا پر پہنچ گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی توہین میں اور مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی غیرت بھڑکانے کے لئے اشعار کہا کرتا تھا۔ مکہ جا کر قریش کی بدر میں شکست کے حوالے سے آتش انتقام کو اور بھڑکاتا رہا۔ ان حالات میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو کعب بن اشرف سے نمٹے؟ کیوں کہ اُس نے اللہ کو ناراض کیا ہے اور اُس کے رسول ﷺ کو اذیت دی ہے۔ اس کے جواب میں محمد بن مسلمہؓ، عباد بن بشرؓ، سلکان بن سلامہؓ، حارث بن اوسؓ اور ابو عیسٰ بن جبرؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اس مختصر سی جماعت نے جس کے کمانڈر محمد بن مسلمہؓ تھے کعب بن اشرف کو جہنم واصل کیا۔

بعد کے ادوار میں بھی بعض بد باطن یہ جرائم کرتے رہے اور اللہ کی لعنت کے مستحق بننے رہے۔

بر عظیم میں توہین رسالت

بر عظیم میں توہین رسالت کبھی کھلم کھلا، کبھی دھوکہ و فریب کے پردے میں اور کبھی شریعت کے خلاف بعض اقدامات کے ذریعے کی گئی۔ اس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

1- بر عظیم میں ناموس رسالت پر پہلا حملہ مغلیہ دور میں اکبر کی بادشاہت کے دوران ہوا۔ اس دور میں مغلیہ حکومت کو ہندوستان میں بڑا عروج اور استحکام حاصل ہو چکا تھا۔ اکبر کے والد ہمایوں سے سوری خاندان نے حکومت چھین لی تھی اور ہمایوں کو حکومت کے دوبارہ حصول کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ اکبر کو بھی اندیشہ تھا کہ کہیں دوبارہ ہندوستان میں

مغلیہ اقتدار، خطرہ سے نہ دوچار ہو جائے۔ اُسے سب سے زیادہ خطرہ ہندوستان میں بسنے والوں کے مذہبی اختلافات اور تفریق سے تھا۔ چند درباری علماء نے اکبر کو مذہبی تفریق کے خاتمہ کے لئے یہ پٹی پڑھائی کہ چونکہ اللہ کا ایک دن ہماری تقویم کے اعتبار سے ایک ہزار برس کا ہے (سورہ حج آیت 47، سورہ سجدہ آیت 5) لہذا محمد ﷺ جو دین لائے تھے وہ صرف ایک ہزار برس کے لئے تھا۔ اب دین محمدی نہیں بلکہ دین الہی کی ضرورت ہے جس میں تمام مذاہب کی مشترکہ اقدار کو شامل کر لیا جائے۔ ہندوستان میں بسنے والے مختلف مذاہب کے لوگ دین الہی قبول کر کے اکبر کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ دین الہی کے اس فتنہ میں دراصل ایمان بالرسالت کی نفی تھی۔ کسی کا نبی اکرم ﷺ پر ایمان ہو یا نہ ہو، دین الہی کے تحت سب ایک ہی دھرم میں شمار ہوں گے۔ اس فتنہ کے خلاف اکبر اور جہانگیر کے ادوار میں پہاڑ کی طرح ڈٹ گئے شیخ مجدد الف ثانیؒ، جن کی تحسین اقبال نے اس طرح کی:

حاضر میں ہوا شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

ان اشعار میں اہم ترین لفظ ہے ”ملت“۔ یعنی مسلمانوں کا تعلق ایک ملت سے ہے جس کی بنیاد رنگ، نسل، وطن پر نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان ہے اور یہ ایمان ہی ”سرمایہ ملت“ ہے۔

2- انگریزی دور حکومت میں آنجنمانی غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نبی اکرم ﷺ کی کئی بار اپنی تحریر و تقریر میں توہین کی، مثلاً:

☆ آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پیہر کھالیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اُس میں پڑتی ہے۔ (مکتوب مرزا غلام احمد قادیانی، الفضل 22 جنوری 1964ء)

☆ اسلام محمد عربی کے زمانہ میں پہلی رات کے چاند کی طرح تھا اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گیا۔ (مرزا غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ ص 93)

☆ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں، تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔ (مرزا غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام ص 400)

☆ خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کا ازالہ ص 10)

☆ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔

(قادیانی مذہب، اشاعت 9 ص 266)

☆ یہ بالکل صحیح ثابت ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

(ابن مرزا غلام احمد قادیانی، الفضل 17 جولائی 1922ء)

☆ "ہمارے نبی ﷺ کے نشان معجزات قریب تین ہزار کے ہیں۔" (البریہ ص 137)۔ "خدا نے میری سچائی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔" (حقیقت الوحی ص 164)۔ "اگر تفصیلاً جدا جدا شمار کیا جائے تو قریباً سارے نشان دس لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (براہین ج 5 ص 118)

غلام احمد قادیانی ملعون کے ایک پیروکار نے اُس کی مدح میں یہ اشعار کہے :

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاہ میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

غلام احمد قادیانی کو اللہ نے دنیا میں ذلیل کیا، ہیضہ کے مرض میں اُس کی وفات ہوئی، آخری وقت میں چار پائی پر اوندھے منہ گرا، سر چار پائی کے سرے سے ٹکرایا اور وہ جہنم واصل ہوا۔

3- ہندوستان میں متحدہ وطنی قومیت کا نظریہ بھی درحقیقت ایمان بالرسالت کے خلاف ایک سازش تھی۔ گاندھی جی نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے تصور پیش کیا کہ ہندوستان میں بسنے والے تمام افراد ایک ہی قوم ہیں چاہے وہ ہندو ہوں، سکھ ہوں عیسائی ہوں، پارسی ہوں یا مسلمان۔ اُس وقت اس فتنہ کی زور دار نفی کی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی تحریروں کے ذریعہ اور علامہ اقبال نے شاعری کی صورت میں :

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

4 - 1924ء میں ایک ہندو راج پال نے ایک انتہائی توہین آمیز کتاب لکھی جس میں نبی

کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر بڑے اشتعال انگیز اسلوب میں حملے کیے۔ اس کے

جواب میں ایک طرف مولانا ثناء امرتسری نے "مقدس رسول" لکھ کر مسلمانوں کو قلبی

سکون پہنچایا اور دوسری طرف ایک محبت رسول غازی علم دین نے راج پال کو جہنم واصل کیا

اور پھر خود اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر کے پھانسی کی سزا قبول کی اور شہید کا لقب پایا۔

5 - 1933ء میں ایک ہندو تھورام نے "ہسٹری آف اسلام" کے نام سے ایک کتاب میں نبی

کریم ﷺ کی شان اقدس میں سخت گستاخی کی۔ مسلمانوں نے اُس کے خلاف کراچی کی

عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ 1934ء میں ایک نوجوان عبدالقیوم نے عدالت میں

مقدمے کی سماعت کے دوران تھورام پر چاقو سے بھرپور وار کر کے اُسے قتل کر دیا۔ انگریز جج

نے ڈاؤس سے اتر کر اُس سے پوچھا "تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا؟ غازی عبدالقیوم نے

عدالت میں آویزاں جاریہ پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ تصویر تمہارے بادشاہ کی ہے کیا تم اپنے بادشاہ کی توہین کرنے والے کو موت کے گھاٹ نہیں اتارو گے؟ اس ہندو نے میرے آقا کی شان میں گستاخی کی ہے جسے میری غیرت برداشت نہ کر سکی۔“

6- سلمان رشدی ملعون نے توہین رسالت پر کتاب *The Satanic Verses* لکھی۔ اس کے خلاف علماء کرام نے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا اور وہ خفیہ پناہ گاہوں میں روپوش ہونے پر مجبور ہے۔

7- تسلیمہ نسرین ملعون نے بنگلہ دیش میں توہین آمیز مضامین لکھے۔ اس کے خلاف بھی قتل کا فتویٰ دیا گیا، وہاں کی حکومت نے اُسے رازداری سے بیرون ملک فرار کر دیا اور اب وہ بھی خفیہ پناہ گاہ میں محصور رہنے پر مجبور ہے۔

8- قیام پاکستان کے بعد نفاذ شریعت محمدی سے گریز کر کے ہم نے بھی عملی اعتبار سے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کیا۔ نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی پامالی کا مرثیہ کہہ کر ہم نے مسلمانانِ بر عظیم میں ایک احساسِ زیاں پیدا کیا اور نفاذ شریعت محمدی ﷺ کی خاطر ایک آزاد ملک کے حصول کے لئے تحریک میں جوش و جذبہ پیدا کر دیا :

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

اور

اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

اور

اے بادِ صبا کملی والے سے جا کہو پیغام مرا

قبضہ سے امت بیچاری کے دیں بھی گیا دنیا بھی گئی

جب آزاد ملک حاصل ہو گیا تو نفاذ شریعت محمدی ﷺ سے پہلو تہی کرتے ہوئے بڑے بڑے جرائم کیے جن کی تفصیل یہ ہے :

i- قراردادِ مقاصد کے ساتھ کھیل کھیلا۔ قراردادِ مقاصد کے الفاظ تھے کہ ”کوئی قانون سازی ایسی نہ ہوگی جو قرآن و سنت سے متصادم ہو“۔ اول تو ہم نے قراردادِ مقاصد کو دستور میں شامل کرنے کے حوالے سے تاخیر کی۔ پھر جب اسے شامل کیا، تو دستور کے عملی حصے میں رکھنے کے بجائے اصولی حصہ میں رکھا۔ بعد ازاں دستور کے عملی حصہ میں لائے بھی تو اُسے دستور کی دیگر دفعات پر فوقیت نہ دی۔ لہذا یہ قرارداد، دستور کی غیر اسلامی دفعات کو ختم نہیں کر سکتی۔

ii- قدرت اللہ شہاب صاحب نے ”شہاب نامہ“ میں لکھا ہے کہ ایوب خان صاحب نے ”اسلامی جمہوریہ پاکستان“ کے نام سے اسلام کا لفظ نکالنے کا فیصلہ کیا۔ مشرقی پاکستان کے عوام کے احتجاج پر اس ناپاک فیصلہ پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔

iii- انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں کے لئے عائلی قوانین ”محمدن لاء“ کے نام سے شریعت کے مطابق نافذ تھے۔ ہندوستان میں آج بھی مسلم پرسنل لاء شریعت کے مطابق ہے۔ دوسری طرف ہم نے 1962 میں ان عائلی قوانین میں غیر شرعی دفعات داخل کر دیں۔

iv- 1977ء میں بھٹو ہٹاؤ تحریک کے دوران عوام کو سڑکوں پر لانے کے لئے تحریک کو ”تحریکِ نظامِ مصطفیٰ“ کا نام دے کر قوم کے ساتھ دھوکہ کیا۔ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کو ”پاکستان قومی اتحاد“ کے نام سے سیاسی جماعتوں کا ایک اتحاد چلا رہا تھا۔ اس اتحاد میں ولی خان، اصغر خان، پیر صاحب پگارا جیسے لیڈر شامل تھے جنہوں نے کبھی بھی اسلام کے نفاذ کو اپنے منشور میں شامل نہیں کیا۔

v- سودی معاملات سے بچنے کی خواہش رکھنے والوں کو دھوکہ دیتے ہوئے سودی کھاتوں

کا نام بدل کر **PLS** کر دیا۔

vi - قانون توہین رسالت بنایا اور توہین کے مرتکب افراد کو بیرونی دباؤ پر پاکستان سے فرار ہونے میں تعاون کیا۔

vii - بینک انٹرسٹ کو ربا قرار دینے کے حوالے سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو دھاندلی کے ذریعہ کا لعمہ قرار دیا۔

viii - روشن خیالی اور اعتماد پسندی کے نام پر اسلام کا ایک خود ساختہ تصور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ عام کیا جا رہا ہے جو مغربی تصورات سے تو ہم آہنگ ہے لیکن اُس کا نبی اکرم ﷺ کی سنت سے کوئی تعلق نہیں۔

ix - سب سے پہلے پاکستان کا گمراہ کن نعرہ لگایا جا رہا ہے، حالانکہ مبشر پاکستان علامہ اقبال نے کہا تھا :

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے اسلام تیرا دلیس ہے تو مصطفوی ہے

توہین رسالت کے موجودہ واقعہ کا پس منظر

1- توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں یہودی ہاتھ ملوث ہے۔ ڈنمارک کے اخبار جانی لینڈز پوسٹن (*Jyllands Posten*)، جس نے سب سے پہلے توہین رسالت پر مبنی خاکے شائع کیے، اُس کے ہیڈ کوارٹر کی عمارت پر اخبار کے *logo* کے ساتھ صیہونیوں (*Zionists*) کے مخصوص ستارے کا نشان بھی موجود ہے۔ یہود گریٹر اسرائیل کے قیام کے لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑانا چاہتے ہیں لہذا :

i - سوویت یونین کی تحلیل کے بعد تہذیبوں کے تصادم کا فلسفہ پیش کیا گیا اور اسلامی تہذیب کو مغربی تہذیب کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا گیا۔

ii - میڈیا کے ذریعہ عیسائی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے امریکی اور یورپی ٹیلی وژن پر دکھائے جانے والے پروگرام اور

لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی مذہبی کتب، بڑے زور شور سے اعلان کر رہی ہیں کہ غیر قوموں کی میعاد ختم ہو چاہتی ہے اور نزول مسیح کا زمانہ آن پہنچا ہے۔ مسیحی لٹریچر سے ناواقف آدمی ان اعلانات میں مضمر ان منگولوں کا اندازہ نہیں کر سکتا جو ایک نصرانی کے سینہ میں یہ اعلان سن کر جاگ اٹھتی ہیں۔ بائبل کے اس بیان کو مسیحی اپنے لئے غیر قوموں پر غلبہ اور اراض مقدس یعنی شام پر قبضہ کی نوید سمجھتے ہیں جو اس وقت تک ایک غیر قوم یعنی مسلمانوں کے تسلط میں ہے۔ یورپی ذرائع ابلاغ، لٹریچر اور ان پروگراموں کے ذریعے دنیا بھر کے عیسائیوں کو ان کی مذہبی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ ان ذمہ داریوں میں سرفہرست یہودیوں کو اراض مقدس میں لاکر بسانا ہے اور اراض مقدس کو غیر قوموں سے واگزار کرنا ہے۔

iii - 9/11 کے حادثہ کے پیچھے بھی یہودی سازش ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ امریکہ جیسے ملک میں طیارے اپنے اصل *route* سے ہٹ کر ایک گھنٹے تک مچو پرواز رہیں اور اس حوالے سے کوئی حفاظتی اقدام نہ ہو۔ ٹریڈ ٹاورز کی تباہی کے لئے سوچ سمجھ کر ایک منصوبہ بنایا گیا اور ساری دنیا کی ہمدردیاں حاصل کر کے افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کر دیا گیا کیونکہ ان کا مجاہدانہ جوش و خروش گریٹر اسرائیل کے لئے مستقل خطرہ تھا۔

iv - جھوٹے الزامات لگا کر عراق کے خلاف کارروائی کی گئی لیکن پورا یورپ امریکہ کے ساتھ نہیں آیا۔ جرمنی اور فرانس نے امریکی اقدام کی مخالفت کی۔ عیسائی دنیا میں امریکہ کے خلاف بڑے بڑے مظاہرے کیے گئے۔

v - عراق کے معاملہ میں یورپ کے بھرپور ساتھ نہ دینے پر یہود کو تشویش ہوئی، لہذا برطانیہ میں 7/7 کا ڈرامہ کیا گیا تاکہ یورپ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کو بھڑکایا جاسکے۔

vi- ڈنمارک اور بعد ازاں دیگر یورپی ممالک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی گئی تاکہ مسلمانوں کو مشتعل کیا جائے۔ اسی دوران برطانوی فوجیوں کی عراقی قیدیوں کے ساتھ زیادتی اور ابوغریب جیل میں قیدیوں کے ساتھ زیادتی کی نئی ویڈیوز بھی منظر عام پر لائی گئیں تاکہ نفرتیں اپنی انتہا کو پہنچ جائیں۔ پھر اسلامی دنیا میں ہونے والے پر تشدد احتجاجی مظاہروں کی مغربی ملکوں میں تشہیر کر کے وہاں کے عام کو باور کرایا جائے کہ مسلمان تو ہیں ہی غیر مہذب اور دہشت گرد۔

2- عیسائی دنیا میں بعض دانشور یہود کی اس سازش کو سمجھتے ہیں اور عوام کو اس سے آگاہ بھی کرتے ہیں لیکن عیسائی ملکوں کی قیادت ”فرنگ کی رگ جاں پنچہ“ یہودیوں کے ”مصدق“ یہودیوں کی آلہ کار بن چکی ہے۔ یہ عیسائی قیادت مسلمانوں کے خلاف کسی بڑے اقدام سے پہلے ان کی غیرت و حمیت کا اندازہ کرنا چاہتی ہے۔ خاص طور پر OIC کا امتحان لینا مقصود ہے کہ وہ اس قسم کی شراغیزی کے خلاف مؤثر اقدامات کرنے کی سکت رکھتی ہے یا نہیں۔ یہ بات منظر عام پر آچکی ہے کہ عیسائی حکومتیں مسلمانوں کے خلاف آخری صلیبی جنگ (The Final Crusade) کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں۔ امریکہ میں 9/11 کے حادثہ کے بعد صلیبی جنگ کا لفظ صدر بوش کی زبان پر بھی آگیا تھا، جس کی بعد میں معذرت پیش کی جاتی رہی۔ امریکی ریاست فلاڈیلفیا سے چھپنے والے رسالے ”The Philadelphia Trumpet“ کے اگست 2001 کے شمارے کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے :

Most people think the crusades are a thing of the past - over forever. But they are wrong. Preparations are being made for a final crusade, and it will be the bloodiest of all!

یہودی سازش کا نتیجہ

معاملہ ”الملحمة العظمیٰ“ یعنی ان ہولناک جنگوں کی طرف جا رہا ہے جو قرب قیامت مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہوں گی اور جن میں بڑے پیمانے پر ہلاکتیں ہوں گی۔ احادیث میں ان جنگوں کی پیشگوئی اس طرح کی گئی :

”حضرت ذی مخرؓ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے، تم جلد ہی اہل روم کے ساتھ صلح کرو گے ایک بڑی صلح۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک ایسے دشمن سے جنگ کرو گے جو تمہارے پیچھے ہے۔ پھر تمہیں مدد دی جائے گی اور تم لوٹ لاؤ گے (مال غنیمت) اور تم سلامت رہو گے۔ پھر تم پلٹو گے یہاں تک کہ ایک ٹیلوں والے نخلستان میں اترو گے۔ پھر ایک شخص نصرانیوں میں سے اٹھ کر صلیب کو بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی۔ اس پر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائے گا اور اُسے (صلیب کو) توڑ دے گا۔ اس پر رومی صلح ختم کر دیں گے اور ملحمہ کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ بعض روایتوں میں مزید اضافہ ہے کہ پھر مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف پلکیں گے اور جنگ کریں گے پس اللہ اس جماعت کو شہادت سے عزت دے گا“۔ (سنن ابی داؤد کتاب الملاحم)

”حضرت عوف بن مالکؓ فرمانے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپؐ چڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ چھ باتیں قیامت سے پہلے واقع ہوں گے، انہیں گن رکھو۔ میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا پھیلے گی جو تم میں سے اس طرح لوگوں کو لے جائے گی جیسے قعاص کی بیماری بکریاں چٹ کر جاتی ہے، پھر تم میں مال بے گاہیہاں تک کہ کسی شخص کو سود بنا کر دیئے جائیں گے تو بھی وہ راضی نہ ہوگا، پھر ایک فتنہ پیدا ہوگا جو عرب کے کسی گھر میں بھی داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا، پھر تم میں اور بنو لاصفر میں صلح ہوگی تو وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور تم پر اسی (80) علم لے کر چڑھ دوڑیں گے۔ ہر علم کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی“۔ (بخاری جلد اول)

اس حدیث پاک کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا واقعات کو بیان کرنے کے ضمن میں جو عام اسلوب تھا وہ سمجھ لیا جائے۔ آپ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی جب کبھی خبر دیتے تو جتنے واقعات اپنے دور سے قریب کے بیان فرماتے، عموماً اتنے ہی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے دور سے قریب کے بھی ارشاد فرماتے۔ درمیان کے عرصہ میں پیش آنے والے واقعات، عموماً واقعات کے تسلسل میں بیان کرنے کے بجائے علیحدہ ذکر کر دیتے۔ یہ نکتہ اگر سمجھ میں آجائے تو بہت سی احادیث جو بظاہر مشکل نظر آتی ہیں، آسان محسوس ہوں گی۔ اس حدیث کے متن اور عالم واقعہ میں ان خبروں کے ظہور کی ترتیب بتا رہی ہے کہ یہ حدیث عیسیٰؑ کے نزول سے پہلے عرب علاقہ میں چھ باتوں کے واقع ہونے کی خبر دے رہی ہے اور ان میں سے تین باتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے قریب ہیں اور تین نزول مسیحؑ سے قریبی زمانہ کی۔ چنانچہ غزوہ تبوک کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کی وفات واقع ہوگئی، پھر حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بیت المقدس فتح ہو گیا اور انہیں کے دور میں طاعونِ عمواس میں ہزاروں صحابہؓ جاں بحق ہو گئے۔ یہ تین نشانیاں تو آپ ﷺ کے دور کی تھیں۔ تین باقی ماندہ نشانیوں کے ظہور کا آغاز اس صدی کی تیسری یا چوتھی دہائی سے ہوا۔ چنانچہ پچاس سال سے عربوں میں مال جس طرح بہہ رہا ہے اور زمین جس طرح اپنے خزانے اُگل رہی ہے، ہر شخص کو اس کا بخوبی علم ہے۔ اس کے علاوہ مغربی تہذیب کا فتنہ جو ابتدائے عالم سے پیدا ہونے والے فتنوں میں سب سے بڑا پُر آشوب، ایمان و اسلام کے لئے مہلک ترین اور نفاق و منافقت کی بدترین شکل ہے، ہر عرب گھرانے میں داخل ہو چکا ہے۔ اس کے داخلہ کا سبب بھی یہی تیل کی دولت ہی ہے۔ اس سلسلہ کی آخری نشانی یعنی عربوں اور بنو الاصفہر (اہل یورپ) کی صلح اور عراق کے خلاف مشترکہ جنگی کارروائی کا منظر بھی دنیائے دیکھ لیا ہے جو سنن ابی داؤد کی بیان کردہ روایت کے عین مطابق ہے۔ اب اس چھٹی نشانی کا باقی آدھا حصہ یعنی صلح شکنی اور عربوں پر عام یلغار باقی ہے۔

جہاں تک اسی (80) جھنڈوں کے زیرِ سایہ عیسائی فوجوں کے حملہ آور ہونے کا تعلق ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ وارسا کے ختم ہونے اور مشرقی و مغربی یورپ کے متحد ہو جانے کے بعد اب یہ ناممکن نہیں رہا کہ اسی (80) نصرانی ممالک مسلمانوں کے خلاف معرکہ میں حصہ لینے کے لئے کود پڑیں۔ خلیج کی پہلی جنگ میں عراق کے خلاف تمام عیسائی دنیا کا جو مثالی اتحاد سامنے آیا ہے، اس نے بھی مستقبل قریب کے اس حادثہ کے تصور کو ہمارے لئے آسان کر دیا ہے۔

اسی (80) جھنڈوں کے تحت عیسائیوں کا عربوں پر حملہ آور ہونا اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کی متعین تعداد کا ہونا دو امکانی صورتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ کے بڑوں کی خوشنودی، اپنے مفادات کی تکمیل اور فتح میں اپنے حصہ کی یقین دہانی حاصل کرنے کے لئے ہر نصرانی ملک زور لگائے جس کے نتیجے میں اسی (80) ممالک سے ایک متعین تعداد میں فوج مانگی جائے اور ہر ملک کی فوج کی تعداد بارہ ہزار ہو۔ دوسری امکانی صورت یہ ہے کہ ملکوں کی تعداد تو نہ معلوم رہے مگر جمع ہونے والی فوج کو اسی (80) ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر ڈویژن میں بارہ ہزار فوجی ہوں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اتحادی افواج کو صلح شکنی کے لئے اگرچہ بہانہ تو ایک مسلمان کے صلیب توڑ دینے سے مل جائے گا لیکن اس کے بعد اسی (80) علم لے کر چڑھ دوڑنے کے اسباب و محرکات کچھ اور بھی ہیں۔ ان میں سے کچھ معاشی محرکات بھی ہیں اور کچھ مذہبی محرکات بھی جو ایک کمپ میں ہونے والی جھڑپ کو ایک عظیم جنگ میں بدل کر رکھ دیں گے۔

مسلمانوں کے لئے خوفناک صورتِ حال

صورتِ حال مسلمانوں پر ہولو کا سٹ جیسی تباہی کی طرف جارہی ہے۔ نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے:

لَيَأْتِيَنَّ عَلَىٰ أُمَّتِي مَا أَتَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

”میری اُمت پر بھی وہ تمام احوال وارد ہو کر رہیں گے جو بنی اسرائیل پر ہوئے، بالکل ایسے

جیسے ایک جو تادوسرے جوتے سے مشابہ ہوتا ہے۔‘ (ترمذی)

تاریخی اعتبار سے بنی اسرائیل پر عذاب کے تین کوڑے برسے۔ پہلا مشرق سے حملہ آور ہونے والے کلدانیوں کے ہاتھوں 587 قبل مسیح میں، دوسرا 70 عیسوی میں شمال سے آنے والے رومیوں کے ہاتھوں اور تیسرا دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہٹلر کے ہاتھوں جسے ہولوکاسٹ کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر اب تک دو بار عذاب کے دو تازیانے پڑ آچکے ہیں۔ پہلا مشرق سے آنے والے تاتاریوں کے ہاتھوں 1256 عیسوی میں اور دوسرا شمال سے آنے والی یورپی اقوام کے ہاتھوں کہ جب 1924 عیسوی میں خلافتِ عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا۔ اس سلسلہ میں تفصیلات ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب ”تنظیمِ اسلامی کا تاریخی پس منظر“ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ اب مسلمانوں پر تیسرے عذاب کے آثار نظر آرہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے بڑی توہینِ رسالت کا ارتکاب خود مسلمان کر رہے ہیں۔ نمازوں سے غفلت، بے پردگی و فحاشی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، جھوٹ، دھوکہ دہی، حرام خوری کی طرح طرح کی صورتیں، سودی معاملات، اسلامی بینکنگ کے نام پر فراڈ، قتل و غارتگری، خوشی و غمی کے مواقع پر بدعات و ہندوانہ رسومات، نئے عیسوی سال کی آمد پر ہلڑ بازی، بسنت اور ویلنٹائن ڈے جیسے غیر اسلامی تہواروں کا ذوق و شوق، غرض ہر برائی ہمارے کردار میں موجود ہے۔ ہم اس وقت دنیا میں دینِ اسلام کے نمائندے ہیں لیکن اپنے غلط کردار کی وجہ سے اسلام کی غلط تصویر لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے منافقانہ طرزِ عمل کا مظہر یہ ہے کہ ایک طرف ہم توہینِ رسالت کے جرم پر احتجاج کر رہے ہیں اور ساتھ ہی پورے جوش و خروش کے ساتھ کرکٹ میچ بھی کھیل رہے ہیں۔ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ ایک روز مدرسہ دیوبند میں شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے درسِ حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”بخاری شریف کا سبق ہو رہا تھا، مشہور حدیث گزری کہ تم میں سے کوئی اُس وقت تک

مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اُسے اُس کے والد، بیٹے اور سارے انسانوں سے

زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ یہ حدیث مشہور اور جانی پہچانی ہے۔ فقیر نے عرض کیا کہ بجز اللہ عام مسلمان بھی سرکار کائنات ﷺ کے متعلق محبت کی اس دولت سے سرفراز ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ ماں باپ کی توہین کو تو ایک حد تک مسلمان برداشت کر لیتا ہے، زیادہ سے زیادہ گالیوں کے جواب میں بھی گالیوں پر اتر آتا ہے لیکن رسالتِ نبویؐ کی ہلکی سی سبکی بھی مسلمانوں کو اس حد تک مشتعل کر دیتی ہے کہ ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ آئے دن کا مشاہدہ ہے کہ جان پر لوگ کھیل گئے۔ سن کر حضرت نے فرمایا کہ ہوتا بے شک یہی ہے، جو تم نے کہا، لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے؟ تہہ تک تمہاری نظر نہیں پہنچی۔ محبت کا اقتضاء یہ ہے کہ محبوب کی مرضی کے آگے ہر چیز قربان کی جائے لیکن عام مسلمانوں کا جو برتاؤ آنحضرت ﷺ کی مرضی مبارک کے ساتھ ہے، وہ بھی ہمارے تمہارے سامنے ہے۔ پیغمبر ﷺ نے ہم سے کیا چاہا تھا، اور ہم کیا کر رہے ہیں، اس سے کون ناواقف ہے۔ پھر سبکی آپ ﷺ کی جو مسلمانوں کے لئے ناقابلِ برداشت بن جاتی ہے، اُس کی وجہ محبت تو نہیں ہو سکتی۔ خاکسار نے عرض کیا، تو آپ ہی فرمائیں کہ اس کی صحیح وجہ کیا ہے؟ نفسیاتِ انسانی کے اس مبصرِ حاذق نے فرمایا کہ سوچو گے تو درحقیقت آنحضرت ﷺ کی سبکی میں اپنی سبکی کا غیر شعوری احساس پوشیدہ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی خودی اور انسانیت مجروح ہوتی ہے، ہم جسے اپنا پیغمبر اور رسول مانتے ہیں، تم اُس کی اہانت نہیں کر سکتے۔ چوٹ درحقیقت اپنی اسی ”ہم“ پر پڑتی ہے، لیکن مغالطہ ہوتا ہے کہ پیغمبر ﷺ کی محبت نے انتقام پر اُن کو آمادہ کیا ہے۔ نفس کا یہ دھوکہ ہے۔ جو اپنی جگہ ٹھنڈے دل سے غور کرے گا، اپنے طرزِ عمل کے تناقض کے اس نتیجے تک پہنچ سکتا ہے، بہر حال محبوب کی مرضی کی جسے پرواہ نہ ہو، اذان ہو رہی ہے اور لایعنی اور لا حاصل گپوں سے بھی جو اپنے آپ کو جدا کر کے موذن کی پکار پر نہیں دوڑتا، اُسے انصاف سے کام لینا چاہیے کہ محبت کا دعویٰ اُس کے منہ پر کس حد تک پھبتا ہے۔“

حضرت والا کی تقریر کا یہی خلاصہ تھا۔ ظاہر ہے ندامت اور شرمندگی کے ساتھ سر جھکا لینے کے سوا، اُن کی اس نفسیاتی تنبیہ کے بعد میرے لئے کچھ اور پوچھنے کی گنجائش ہی کیا باقی رہی تھی۔

لاَحْه عمل

i- اپنے ذاتی کردار کو نبی اکرم ﷺ کی شریعت کے مطابق استوار کریں تاکہ مختلف فتنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہو، بقول الطاف حسین حالی :

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

حضرت عیسیٰؑ کا ایک واقعہ بائبل میں مذکور ہے کہ اُنہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ بڑے غیظ و غضب کے ساتھ ایک شادی شدہ عورت کو زنا کا جرم ثابت ہونے کی وجہ سے سنگسار کرنے لے جا رہے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ بھی اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ عورت کو ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا گیا اور اب پتھر مارنے کا آغاز ہونے والا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ نے آواز لگائی ”ٹھہر جاؤ! پہلا پتھر وہ مارے جس نے خود کبھی زنا نہ کیا ہو“۔ مجمع پر سکوت طاری ہو گیا اور رفتہ رفتہ لوگ وہاں سے منتشر ہو گئے۔ اسی طرح ہم بھی توہین رسالت کے حوالے سے مظاہروں میں تو بڑے پرجوش ہیں لیکن اپنا جائزہ لیں کہ کہیں شریعتِ محمدی ﷺ کی تعلیمات سے پہلو تہی کر کے ہم خود بھی توہین رسالت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟ بلاشبہ نبی اکرم ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا لازمی جز ہے لیکن ایمان ہی کے حوالے سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی تو ہے کہ :

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جُئْتُ بِهِ

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُس کی خواہش نفس اُس ہدایت کے

تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔“ (بیہقی)

ii- عالمِ اسلام اور عالمِ عیسائیت میں نفرتیں اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ تصادم ناگزیر ہے۔ اگر اس موقع پر غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تو جسارتیں اور بڑھیں گی۔ لہذا تحریر، تقریر اور ریلیوں کے ذریعہ پر امن اور منظم احتجاج کیا جائے۔ ہڑتالوں، توڑ پھوڑ اور آتش زنی سے ہم اپنا نقصان کریں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلْتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۗ
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۱۸۶﴾ (آل عمران : 186)

”اے اہل ایمان! تم اہل کتاب سے اور اُن لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے، تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔“
ہڑتالیں، توڑ پھوڑ اور آتش زنی، احتجاج کی وہ صورتیں ہیں جو تقویٰ کے خلاف ہیں۔

iii- حسبِ ذیل مطالبات کی منظوری تک احتجاج جاری رہنا چاہیے :

☆ مجرم ممالک سے سفارتی تعلقات، تجارتی روابط اور دیگر معاہدات اُس وقت تک منقطع کیے جائیں جب تک وہ توہین رسالت کے مجرمین کو قراوقی سزا نہ دیں۔
☆ اقوام متحدہ کے مسلم ممبر ممالک جنرل اسمبلی میں توہین انبیاء کی روک تھام اور مجرمین کو احتساب کے شکنجے میں لانے کے لئے قانون سازی کا بل پاس کرائیں۔

iv- ایک ایسی اسلامی حکومت کے قیام کی کوشش کی جائے جو واقعی اسلامی شعائر کی حفاظت کر سکے۔ ذرا سوچئے! ایک وقت وہ تھا جب مسلمانوں کے دبدبے کا یہ عالم تھا کہ سرزمینِ سندھ میں ایک مسلمان خاتون کی حرمت پامال ہوئی۔ اُس نے دہائی دی۔ جب اُس کی فریاد دربارِ خلافت تک پہنچی تو سترہ سالہ نوجوان جرنیل محمد بن قاسم کی قیادت میں ایک فوج بھیجی گئی جس نے راجہ داہر کو ہٹ دھرمی کا مزہ چکھادیا تھا۔ اس سے دنیا کو پیغام ملا تھا کہ مسلمانوں کو کوئی بھی میلی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ ایک آج دور ہے کہ مسلمانوں کی بے بسی کا یہ حال ہے کہ ہماری محبوب ترین ہستی حضرت محمد ﷺ کی حرمت پر انتہائی رکیک حملے کئے

جا رہے ہیں اور مسلمان حکمرانوں میں اتنی جرأت بھی نہیں کہ ان ممالک سے سفارتی تعلقات ہی منقطع کر لیں۔ مکہ، طائف، اور مدینہ میں جب مجرمین نے اللہ کے رسول ﷺ کی توہین کی تو کیا صحابہ کرامؓ نے مظاہرے کیے تھے؟ بلاشبہ مظاہرے اس دور میں احتجاج ریکارڈ کرانے کی ایک صورت ہے لیکن اصل کام یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی اسلامی ریاست قائم کی جائے جو جرائم کے ساتھ فتنوں کو چیلنج کر کے ان کا سدباب کر سکے۔ دشمنوں کو اصل نفرت اسلام سے ہے اور ان کی سازشوں کا منہ توڑ جواب یہ ہے کہ ہم اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کر کے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ سوائے ایران کے تمام مسلم ممالک میں مغرب کے ایجنٹ حکمران ہیں۔ ان کی وجہ سے مغرب کو اپنے مفادات خطرے میں نظر نہیں آرہے۔ ان حکمرانوں کی وجہ سے OIC کا کردار نہایت غیر موثر بلکہ مجرمانہ ہے۔ عوام احتجاج کر کے چند روز میں خاموش ہو جائیں گے، راوی چین لکھے گا اور عالم کفر ہماری بے بسی پر خندہ زن ہوگا۔ اگر ہم ذاتی زندگی میں شریعت محمدی ﷺ پر عمل نہیں کرتے اور شریعت محمدی ﷺ پر مبنی نظام کے نفاذ کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ہماری مظاہروں میں شرکت یہ نفس کا دھوکہ اور شیطان کی پڑھائی ہوئی پٹی ہے تاکہ اس کے ذریعہ وہ ہمیں باوجود بد اعمالیوں کے مطمئن کر دے کہ ہم نے محبت رسول ﷺ کا حق ادا کر دیا۔

v- عالم عیسائیت کو اصل دشمن یعنی یہودی سازش سے آگاہ کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ :
☆ عیسیٰؑ ہمارے نزدیک بھی معجزے کے ذریعہ پیدا ہوئے اور عیسائیوں کے نزدیک بھی جبکہ یہودی انہیں ولد الزنا (معاذ اللہ) قرار دیتے ہیں۔

☆ عیسیٰؑ ہمارے اور عیسائیوں کے نزدیک اللہ کے رسول ہیں جبکہ یہودیوں کے نزدیک مرتد ہیں (معاذ اللہ)۔

☆ ہمارا اور عیسائیوں کا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور وہ دنیا

میں واپس آئیں گے جبکہ یہودی دجال کے منتظر ہیں۔

vi- تمام نوع انسانی اور بالخصوص اہل کتاب کو نبی اکرم ﷺ پر ایمان کی دعوت دی جائے

کیونکہ اسی میں ان کی خیر و بھلائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٧٠﴾

”لوگو! اللہ کے پیغمبر تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق بات لے کر آئے ہیں تو

(ان پر) ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم کفر کرو گے تو (جان رکھو کہ)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) بڑی

حکمت والا ہے۔“ (نساء : 170)

عیسائیوں کو اس بات کی ترغیب و تشویق دلائی جائے کہ اگر وہ نبی اکرمؐ پر ایمان لے آئیں

تو ان کے لئے دہرا اجر ہوگا۔ سورہ حدید میں عیسائیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ

وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٠٠﴾

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے (اللہ اور عیسیٰؑ) تک تمام پیغمبروں پر (اللہ کی نافرمانی سے

بچو اور ایمان لاؤ اُس کے رسول پر، وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور

تمہارے لئے وہ نور پیدا کر دے گا جس کے ساتھ تم چلو گے (پل صراط پر) اور تمہیں

بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“ (حدید : 28)

نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور اس کے فلسفہ کو سمجھنے کے لئے
ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی حسب ذیل تالیفات کا مطالعہ فرمائیے

رسول کامل ﷺ

نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں

أسوۃ رسول ﷺ

معراج النبی ﷺ

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت

منہج انقلابِ نبوی ﷺ

رسول انقلاب کا طریق انقلاب

**مکتبہ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی
سے طلب فرمائیں**